احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۷۰ منگل ۲۶ شوال ۱۴۱۵ھ ۲۸ امان ۱۳۷۴ ہش ۲۸ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین بہت مفید ہے

کلام الہٰی میں ہے (-) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاق رذیلہ دور کرنے چاہئیں اور جو راہ پر چل رہا ہے اس سے راستہ پوچھنا چاہئے اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہئے۔ جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املا درست نہیں ہوتا ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے تو سیدھی راہ پر چلتا ہے ورنہ بہک جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں نے اس واسطے چند کلمات کے بیان کرنے کی ضرورت سمجھی ہے کہ چونکہ موت کا اعتبار نہیں ہے اور کوئی شخص اپنی نسبت یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ میری زندگی کس قدر ہے اور کتنے دن باقی ہیں۔ اس لئے مجھے یہ اندیشہ بار بار پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہماری جماعت میں سے کوئی ناواقف ہو تو وہ واقف ہو جائے کہ اس سلسلہ کے قائم کرنے سے اللہ تعالیٰ کی کیا غرض ہے؟ اور ہماری جماعت کو کیا کرنا چاہئے۔ اور یہ بھی غلطی ہے کہ کوئی اتنا ہی سمجھ لے کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا ہی نجات ہے۔ اس لئے ضرورت پڑی ہے کہ میں اصل غرض بتاؤں کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے۔

سب لوگ یاد رکھو کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا یا مجھ کو امام سمجھ لینا اتنی ہی بات نجات کے واسطے ہرگز کافی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے وہ زبانی باتوں کو نہیں دیکھتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۹۸)

قیام امن ہر صاحب ایمان کا فرض ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے امن اور عدل کے قائم رکھنے کے لئے کچھ قواعد مقرر فرمائے ہیں وہ قوانین اس قسم کے ہیں کہ ان کو نظر انداز کرنے اور ان سے لاپرواہی کرنے سے نہ تو کوئی خود امن سے رہ سکتا ہے نہ دوسرے رہ سکتے ہیں۔ تم یہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ بلا امن کے بھی کوئی آرام میسر ہو سکتا ہے۔ دنیا میں جتنی بے چینیاں ہیں۔ وہ سب بے امنی کا نتیجہ ہیں۔ بلکہ بے اطمینانی نام ہی بے امنی کا ہے۔ غور کرو جس شخص کی آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان۔ انتڑی۔ معدہ۔ پھیپھڑا۔ جگر۔ دل۔ تلی وغیرہ سب امن میں ہوں کیا وہ بے آرام ہوا کرتا ہے۔ انسان کب بے آرام ہوتا ہے تبھی جب اس کے جسم میں امن نہیں رہتا۔ اس کے جسم کے کسی حصہ میں جنگ شروع ہوتی ہے۔ وہ تمام بے چینیاں جو جسم سے متعلق ہیں۔ تب ہی ہوتی ہیں جب جسم کے کسی حصہ میں بے امنی ہو۔ یہی حالت جذبات اور خیالات میں بے چینی کی ہے۔ دل کی بے چینی کو اگر دیکھو تو وہ بھی بے سبب نہیں ہوتی کوئی چیز ہوتی ہے جو اس پر حملہ کرتی ہے۔ اور دل کی پیاری چیز کو دکھ پہنچاتی ہے۔ تب دل میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ رشتہ داروں یا جذبات میں' دین کے معاملات میں' تمدنی یا سیاسی حالات میں بے امنی ہی کا نتیجہ بے اطمینانی ہوتی ہے۔ کیا وہ ملک بھی غیر مطمئن ہوتے ہیں جن کو کسی دشمن کا خوف نہیں ہوتا اور ان پر کوئی حملہ نہیں کرتا۔ غرض یہ بے چینی اور بے آرامی فقدان امن ہی کا نام ہے۔ جب امن اٹھ جائے یا اٹھ جانے کا اندیشہ ہو تب بے آرامی ہوتی ہے۔

پس کوئی نہیں کہہ سکتا کہ امن کی ضرورت نہیں۔ یا ہمیں چین اور اطمینان کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک شخص کے مدنظر آرام اور اطمینان ہوتا ہے۔ اگر ایک بے وقوف اور جاہل سے بھی پوچھا جائے کہ تم آرام و اطمینان چاہتے ہو یا بے آرامی اور بے اطمینانی تو وہ یہی کہے گا کہ مجھے آرام اور اطمینان کی ضرورت ہے انسانی زندگی کی ساری کی ساری کوششیں صرف ہی اطمینان اور آرام کے لئے ہوتی ہیں۔ انسان کھانا کیوں کھاتا ہے۔ کپڑا کیوں پہنتا ہے۔ مکان کیوں بناتا ہے۔ علم کیوں پڑھتا ہے اور محنت اور مشقت کیوں برداشت کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس کو آرام ملے دنیا کے سب کے سب کام آرام اور خوشی کے حصول کے لئے ہوتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خوشی بغیر امن کے نہیں میسر آسکتی۔ کیونکہ ہر قسم کی بے چینی امن ہی کے اڑ جانے کا نام ہے۔ اس لئے انسانی کوششوں کو وہ شخص لغو قرار دیتا ہے جو کہتا ہے کہ امن کی ضرورت نہیں۔ جب تک جسم امن میں نہ ہو۔ روح امن میں نہ ہو۔ متعلقین امن میں نہ ہوں۔ انسان امن میں نہیں ہوتا۔ کسی حصہ میں بے امنی ہو تو

باقی صفحہ ۷ پر

پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشارت احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ مورخہ ۲۳- مارچ بروز جمعرات صبح ۴۵-۲ پر رحلت فرما گئے۔ ان کی عمر صرف ۳۴ سال تھی ۱۹۸۶ء میں شاہد پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں فقہ کے مضمون میں تخصص کیا اور چند سال جامعہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے بعد ان کی ڈیوٹی دارالافتاء میں لگی انہیں چار سال سے سر میں ٹیومر کی تکلیف تھی لیکن اس بیماری کی تشخیص صرف چند ماہ قبل ہوئی ان کی نماز جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ۲۴ مارچ کو نماز فجر کے بعد بیت المبارک میں پڑھائی موصی ہونے کی بنا پر بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور مولانا صاحب نے ہی دعا کروائی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہے۔

احباب جماعت سے پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے اور موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ ممتاز اشرف صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب اشرف (سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی و ایڈیشنل وکیل المال لندن) گذشتہ تین ہفتہ سے ذیابیطس۔ بلڈ پریشر اور گردوں کی تکلیف کی وجہ سے لندن کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔

○ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ جملہ بیماروں کی صحت کاملہ' امتحان دینے والے طلباء کی کامیابی۔ بے روزگاروں کو مناسب روزگار مہیا ہونے اور دکھوں و مصیبتوں میں مبتلا دوستوں کی الہٰی تائید و نصرت کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم مظفر احمد صاحب (انجینئر) کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴- مارچ ۹۴ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "تصور احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع مظفر گڑھ کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۸ - امان ۱۳۷۴ ہش   ۲۸ - مارچ ۱۹۹۵ء

تمام انسانوں سے محبت

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) تمام بنی نوع انسان سے محبت کے سلسلے میں فرماتے ہیں :-

"دیکھو بنی نوع انسان سے نیک سلوک کو حدیث میں کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب کہ سخت تپش ہوگی (ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسی تپش ہوگی مگر ہم ایمان رکھتے ہیں ضرور تپش ہوگی اور بہت سخت ہوگی) کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہونگے۔ ان میں وہ بھی شخص ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوگا۔ بہت سے نادان ہیں جو اس حدیث کے غلط معنے کرتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ زید سے محبت کرتے ہیں اور بکر سے نہیں کرتے تو وہ زید کی محبت کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے اس سے محبت کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر خدا کے لئے محبت پیدا ہوتی تو زید، بکر دونوں سے ہوتی۔ اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے گا وہ اس کے سب بندوں سے محبت کرے گا۔ پس اگر خدا کے لئے محبت کرنی ہے تو تمام بنی نوع انسان سے محبت کرو۔ خدا کے لاکھوں کروڑوں بندے ہیں۔ خدا کے لئے محبت کرنے والوں کا فرض ہے کہ سب سے محبت کریں"۔

بات تو بالکل واضح ہے کہ چونکہ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق کو اپنی عیال کہتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اگر ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہے تو ہم بھی اس کی ساری مخلوق سے محبت کریں۔ ہر شخص سے۔ رنگ و نسل کی تمیز کے بغیر اور اس کے مذہب کا بھی خیال نہ کرتے ہوئے اس سے محبت کریں۔ اس سے نیک سلوک کریں اور اس کو تمام انسانوں جیسا۔ اور اپنے جیسا۔ انسان سمجھیں۔ لیکن اس سلسلے میں ایک خیال دل میں پیدا ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ لوگوں کا کردار تو ایک دوسرے سے خاصا مختلف ہے۔ کچھ اچھے لوگ ہیں کچھ برے۔ کچھ نیک کام کرتے ہیں۔ کچھ برے کام کرتے ہیں۔ پھر سب سے ایک جیسا سلوک کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ یعنی سب کے ساتھ محبت کس طرح کی جاسکتی ہے۔ اگر ہم کسی شخص کو نیک کام کرتا دیکھیں تو اس کے لئے تو دل میں محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر ہم کسی کو برا کام کرتے دیکھیں تو اس کے لئے تو بظاہر نفرت ہی پیدا ہوگی۔ محبت کیسے پیدا ہوگی؟ لیکن یہ ایک ایسی بات ہے جس پر غور کیا جائے تو ہمیں آسانی سے سمجھ آسکتی ہے کہ محبت ہر شخص سے کی جاسکتی ہے۔ محبت کرنے کے طریق الگ الگ ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ مظلوم ہو یا ظالم ہو۔ یہ بات تو انسان فوری طور پر سمجھ سکتا ہے کہ مظلوم کی مدد کی جانی چاہئے۔ ظالم کے پنجے سے اسے چھڑانا چاہئے۔ لیکن ظالم کی مدد کے کیا معنی ہوئے؟ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں استصواب کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ظالم کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکو۔ یعنی مظلوم کو ظالم سے چھڑاؤ یہ اس سے محبت ہے اس لئے اس کی مدد ہے۔ اور ظالم کو ظلم سے روکو یہ اس کی مدد ہے۔ پس ہر انسان سے محبت کرنے کا اصل مطلب یہ ہے کہ جیسی محبت اس سے کی جانی چاہئے۔ جیسا سلوک اس سے کیا جانا چاہئے۔ جس قسم کی مدد کا وہ مستحق ہے وہ کی جائے۔ اگر اچھے کام کر رہا ہے تو ظاہر ہے دل میں محبت پیدا ہوگی اور ہم محبت بھی کریں گے اور مدد بھی کریں گے۔ لیکن اگر برے کام کر رہا ہے اور دل میں اس کے متعلق نفرت پیدا ہو تو ہم اسے چھوڑ دیں گے۔ یہ نفرت پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ اس نفرت کی بجائے ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہئے کہ اسے برے کام سے روک کر ایک اچھا انسان بنا دیا جائے۔ اور اگر واقعی ہمارے دل میں یہ محبت پیدا ہو تو کہا جاسکتا ہے کہ ہم نے یہ محبت خدا کی خاطر کی ہے۔

پس خدا کی خاطر سب سے محبت کرنی چاہئے۔ اور کی جاسکتی ہے۔ اگرچہ محبت اپنا رخ اور اپنا زاویہ بدل لے گی۔ کہیں محبت اس طرح ہوگی کہ کام اچھا ہے اور دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوئے ہیں کہیں محبت اس طرح ہوگی کہ کام برا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ شخص برے کام میں ملوث نہ رہے اور نیک بن جائے۔ یہ دونوں الگ الگ زاویے ہیں لیکن ان دونوں زاویوں کو سامنے رکھنا چاہئے اور جیسا کہ حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے ہمیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کرنی چاہئے یعنی ہر انسان سے محبت کرنی چاہئے۔

کیا شے ہے شکست اور ہیں کیا چیز فتوحات
درکار ہیں مجھ کو تری سادہ سی عنایات
پردے ہی سے جھلکا دے کبھی جلوۂ محجوب
میں کیا ہوں مجھے کیوں ہو تمنائے ملاقات

ابو الاقبال

اَشکِ خُوں

خار ہے غنچہ نہیں دل اس سے تو کھیلا نہ کر
اے نسیمِ صبح گاہی تو اِدھر آیا نہ کر

بُلبلہ قَطرہ ہے اس کو توڑ کر رُسوا نہ کر
تُو بھی قطروں سے بنا ہے ناز اے دریا نہ کر

چاہ کر اُس بُت کو زاہد حُور کی پرواہ نہ کر
مول لیں لاکھوں بلائیں اب نیا سودا نہ کر

سر پرستی تیری ہی کافی ہے اے جوشِ جنوں
توڑ دے رشتے یگانوں کے مجھے بیگانہ کر

میں نے مر مر کر شبِ فُرقت سے پائی ہے نجات
قبر پر آ کر مری فتنہ نیا پیدا نہ کر

تُجھ پہ لاکھوں ہستیاں قربان اے شمعِ حرم
شمعِ عالَم بن کے پھر دنیا کی تُو پروانہ کر

پردہ پوشی تُو نے دنیا میں تو کی اے ذُوالمِنن
اس بھری محفل میں محشر کی مجھے رُسوا نہ کر

ہم بھی تیرے میکدہ کے خیر اندیشوں میں ہیں
اے نگاہِ مستِ ساقی تُو ہمیں بھُولا نہ کر

جس کو تو چاہے نوازے جس کو چاہے رَد کرے
کون کہہ سکتا ہے تجھ کو ایسا کر ایسا نہ کر

پاؤں کیوں پڑتی ہے اے زنجیرِ زنداں مجھ کو تو
ہے جنُوں کا حکم اِس پُر پیچ سے رشتا نہ کر

مَیں درِ جاناں سے اٹھ کر جاؤں یہ تو کفر ہے
ہے جنُوں واعظ کو جو کہتا ہے یاں سجدہ نہ کر

میری خاکِ قبر سے دامن بچانے والے تُو
خاکساروں کی طرف سے اپنا دل مَیلا نہ کر

دِل لگا کر غیر سے مجھ کو مٹانا ہے مٹا
جو تجُھے کرنا ہے کر اور جو نہیں کرنا نہ کر

ہو مزہ محشر میں قسمیں دے کے اپنی جان کی
مجھ سے گھبرا کر کہو کہ خُون کا دعویٰ نہ کر

بیٹھے ہیں خنجر بکف تیور بدل کر کہتے ہیں
فِکر کر آگے کی پچھلی بات کا شکوہ نہ کر

موتیوں میں تولنے کے ہیں یہ گوہر اَشکِ خوں
رکھ اُمید اللہ سے دن رات تُو رویا نہ کر

ذوالفقار علی خان گوہر

یہ نظم دوبارہ شائع کی جارہی ہے (ادارہ)

آپ کا حسنِ خلق کا سفر حسنِ عمل سے شروع ہوگا محض زبان کی نصیحت سے نہیں۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

(-) اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے (-) کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ (-) اور فرشتے بھی اس بات کے گواہ ہیں اور (-) اور جتنے صاحب علم لوگ ہیں وہ بھی اس بات کے گواہ ہیں۔ خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کے اطاعت کرنے والے سارے ہمیشہ انصاف پر قائم رہتے ہیں اور وہ عزیز بھی ہے اور حکیم بھی ہے۔ (-) اس آیت کی تلاوت کرتے ہیں اور پھر یہ دعا پڑھتے ہیں جو ابھی میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے فرمایا: جو شخص بھی ہر فرض نماز کے بعد یہ دعائیں کرے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جنت بطور ماویٰ مقدر کر دی ہے اسے جنت الفردوس میں سکونت عطا کروں گا اور ہر روز ۷۰ مرتبہ اسے اپنے دیدار سے مشرف کروں گا۔

یہاں لفظ ۷۰ جو ہے اس کے متعلق بتانا ضروری ہے کہ عربوں میں یہ ایک عدد ہے جو کثرت کی علامت ہے یعنی بکثرت میں اسے دیدار نصیب کروں گا۔ تو عرب اسے یوں بھی بیان کرتے ہیں کہ ۷۰ مرتبہ۔ تو اس سے مراد ظاہری طور پر ۷۰ نہیں ہے۔ بعض تو ان جنتوں میں ایسے بھی ہوں گے جیسے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو ہمیشہ دیدار کی حالت میں ہی رہیں گے۔ اور ساتھ ہی یہ جو نسخہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس کو آنحضور ﷺ نے فراخی رزق کا نسخہ بھی بیان فرمایا ہے۔ پس وہ لوگ جو مختلف قسم کی تنگیوں میں مبتلا ہوتے ہیں ان کو اسی ترتیب سے یہ دعا کرنی چاہئے جس کا آخری ٹکڑا یہ ہے (اور تو جسے چاہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے) تو ان سب دعاؤں سے گزرنے کے بعد جب آپ (اور تو جسے چاہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے) تک پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی اس دعا کو باقی سب دعاؤں کی برکت سے بھی قبول فرمالے گا۔ اور آپ کے رزق میں فراخی عطا فرمائے گا۔

اب چونکہ وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے ایک دو دعاؤں کے بعد میں پھر اس مضمون کو سردست ختم کرتا ہوں لیکن یہ ایسا مضمون ہے جسے بہرحال قسطوں میں جاری رکھنا پڑے گا کیونکہ جب (چلا ہم کو سیدھے راستہ پر) کی دعا کی گفتگو چل پڑی ہے اور (ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا) کی باتیں شروع ہو گئیں تو جماعت کو جب تک یہ نہ پتہ چلے کہ وہ رستہ کیا تھا؟ کس طرح اس رستے پر چلنے کی ان کو توفیق ملی؟ کس طرح اس رستے پر چل کر وہ صاحب انعام لوگ بنے؟ اس وقت تک خالی منہ سے یہ باتیں کہہ دینا بے معنی بات ہے۔ بے معنی نہ سہی' برکتیں کچھ نہ کچھ تو ملتی ہوں گی لیکن جتنی برکتوں کی توقع کی جا سکتی ہے وہ برکتیں اس طرح نصیب نہیں ہو سکتیں جب تک اس دعا کی ذیل میں وہ دعائیں ہی معلوم نہ ہوں جو دعائیں کرتے ہوئے خدا کی راہ میں چلنے والے قافلے عمر بھر اپنا سفر طے کرتے رہے اور ہمیشہ کامیابی کے ساتھ سفر طے کیا۔ ان دعاؤں کے سہارے ان کو ہر ٹھوکر سے بچایا گیا۔ ہر ابتلاء سے وہ سرخرو ہو کر نکلے اور خدا کے حضور مکرم اور محترم ٹھہرے۔ خدا نے خود ان کی حمد بیان فرمائی اور خدا کے فرشتوں نے بھی ان پر درود بھیجے۔ یہ وہ رستہ ہے جس کا تفصیل سے جماعت کو علم ہونا چاہئے۔

آخر پر میں حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ آجکل خاص طور پر مجھے بہت سی خواتین کے اور بعض مردوں کے بھی خط مل رہے ہیں کہ اس رمضان میں خاص طور پر ہمارے لئے بیٹے کی دعا کرنا۔ ان خطوں کا حضرت زکریاؑ کی دعا سے ایک گہرا تعلق اس لئے بھی ہے کہ یہ وقف نو میں شمولیت کے شوق رکھنے کے نتیجے میں دعاؤں کے خط لکھ رہے ہیں۔ اکثر خط یہ ہیں کہ ہماری شدید تمنا ہے کہ ہم بھی وقف نو کی تحریک میں شامل ہو جائیں اگرچہ وقت گزر چکا ہے لیکن خدا کے لئے ہمیں شامل کریں اور دعائیں کر کر کے شامل کروائیں۔

ایک صرف شامل کرنے کی درخواست نہیں بلکہ اونٹ بھی دیں' سامان بھی دیں اور پھر اس کو لاد بھی دیں تو یہ اکیلے میرے بس کی بات نہیں ہے ساری جماعت اس دعا میں ساتھ شامل ہو' مدد کرے تو اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمائے اس پر رحم ہو گا اور خدا ان مخلصین کی جھولیاں پھر اپنی رحمتوں سے بھرے گا اور پھر وہ ان جھولیوں کو بھر بھر کر دوبارہ خدا کے حضور پیش کریں گے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا آغاز اس طرح ہوا کہ قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ وہ جب بھی حضرت مریمؑ کے حجرے میں آپ کا حال پوچھنے جایا کرتے تھے۔ (حضرت مریمؑ نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی' ان کے والد نے ان کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کو وقف کر دیا تھا اور بعد میں حضرت زکریا کی تحویل میں ان کی تربیت کے لئے دیا گیا تھا) تو حضرت زکریاؑ وقتاً فوقتاً حجرے میں ان کا حال پوچھنے جایا کرتے تھے اور وہاں مختلف قسم کے رزق دیکھتے تھے۔ عام طور پر مفسرین یہ کہتے ہیں کہ غیب سے بغیر کسی انسانی واسطے کے وہاں کئی قسم کے تحفے پہنچے ہوتے تھے لیکن حضرت زکریاؑ کی دعا سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بات نہیں تھی کچھ اور بات تھی۔ حضرت مریم کو نیکی کی وجہ سے کچھ لوگ تو جیسا کہ دنیا میں رواج ہے دعائیں لینے کے لئے محبت کے اظہار کے لئے تحائف پیش کیا کرتے تھے اور چونکہ حضرت مریم اسے اپنی ذاتی خوبی نہیں سمجھا کرتی تھیں ہمیشہ پوچھنے پر یہ کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق ہے میرا تو اس میں کچھ نہیں ہے۔ نہ میں نے مانگا نہ توقع کی۔ لوگوں کے دلوں میں خدا نے خود محبت پیدا فرما دی اور پھر وہ مجھے جو پیش کرتے رہتے ہیں تم دیکھ رہے ہو اور دوسری مراد یہ تھی اس رزق سے کہ روحانی رزق پاتے تھے۔ خدا ان سے رحمت اور مغفرت کا بھی سلوک فرماتا تھا اور ان پر کشوف کے ذریعے یا الہامات کے ذریعے یا سچی رویاء کے ذریعے رجوع برحمت ہوتا تھا' اپنی رحمت کا بار بار اظہار فرماتا تھا تو جس طرح عام طور پر بعض نیک گھروں میں مشاہدے میں بات آتی ہے کہ بعض بچوں سے پوچھا جاتا ہے کہ بتاؤ کیا خواب دیکھی؟ کیا خدا کی طرف سے رحمت کا نشان ملا؟ تو وہ نئی نئی باتیں بتاتے ہیں تو حضرت مریم بھی اپنی معصومیت اور بھول پن میں اس وقت جو بھی گزشتہ رات کے واقعات ہوا کرتے تھے وہ بتایا کرتی تھیں کہ خدا نے مجھ سے یہ فرمایا۔ مجھ سے یہ فرمایا۔ اور اس طرح رحمت کا سلوک فرمایا۔ اس طرح پیار کا اظہار فرمایا تو حضرت زکریا جو خود نبی تھے وہ رشک کرتے تھے۔ رشک اس بات پر نہیں کرتے تھے کہ مجھے مریم کی طرح کچھ عطا نہیں ہوا۔ رشک اس بات پر کرتے تھے کہ مریمؑ ایک ماں کی دعا کا نتیجہ ہے اور اس دعا کے نتیجے میں پاک اولاد ہے۔ میں پاک اولاد سے محروم ہوں۔ کاش! میں بھی یہ فخر کر سکوں کہ میری اولاد بھی اس طرح نیک ہو اور اس طرح خدا سے رزق پانے والی ہو۔ اگر یہ مضمون درست نہ ہو تو اگلی دعا کا اس سے تعلق ہی کچھ نہیں بنتا تو درحقیقت یہی وہ بات تھی جس نے حضرت زکریا کو خدا سے یہ دعا کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ (-)

اس وقت جب حضرت زکریا نے یہ کیفیت دیکھی تو دل سے ایک ہوک اٹھی اور اپنے رب سے اس نے عرض کیا (-) اے خدا! مجھے بھی

باقی صفحہ ۵ پر

JAPAN - KOBE UPDATE

ایک جاپانی ٹی وی پر احمدیہ کیمپ کی خدمات کا تذکرہ

لندن: ۱۰ مارچ ۱۹۹۵ء احمدیہ ٹیلی ویژن کے روزانہ پروگرام کوبے اپ ڈیٹ میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے جاپانی ٹی وی TBS سے احمدیہ کیمپ سے نشر ہونے والی رپورٹ کے مندرجات کا تذکرہ کیا۔

مسٹر میوشی نے بتایا کہ اس جاپانی ٹی وی نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ احمدیہ کیمپ ایک خیمے پر مشتمل ہے یہ کیمپ زلزلے کے متاثرین کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ احمدیہ کیمپ میں کھانا بنانے کے لئے ایسے مصالحے استعمال کئے جاتے ہیں جو جاپان میں نایاب ہیں۔

اس رپورٹ کے ایک منظر میں دکھایا گیا ہے کہ احمدی خواتین برقعے پہنے آلو چھیل رہی ہیں۔ کیمپ کے مختلف مناظر دکھاتے ہوئے رپورٹر نے اپنی آواز میں بتایا کہ آج یہ رضاکار چاول کا کھانا تیار کر رہے ہیں۔ ان کے جذبے کو دیکھ کر پتہ لگتا ہے کہ یہ لوگ واقعی رضاکار ہیں۔

رپورٹر نے سوال کیا کہ یہ لوگ کس کے لئے یہ کام کر رہے ہیں۔ مسلمان تو اس علاقے میں ہیں نہیں۔ رپورٹر نے بتایا کہ ایک غیر ملکی رضاکار جاپانی زبان میں لاؤڈ سپیکر پر یہ اعلان کر رہا ہے'

گرم چائے' کھانے اور روٹی لیجئے

جاپانی زبان میں ایک بڑا پوسٹر بھی آویزاں ہے جس پر اسی قسم کے الفاظ لکھے ہیں۔

رپورٹر نے بتایا کہ آج ۲۶ فروری بروز اتوار ۱۱ بجے دن اعلان کیا جا رہا ہے اصلی کری رائس' چکنا کری۔ اس میں تھوڑی مرچیں ہیں مگر ہے یہ بہت مزیدار رضاکار یہ کھانا ہم سب کے لئے تیار کر رہے ہیں۔

احمدیہ کیمپ کے انچارج مکرم مغفور احمد منیب صاحب کا بیان بھی نشر کیا گیا۔ جنہوں نے کہا کہ شروع میں تو مقامی لوگ اس شک میں رہے کہ ہم مسلمانوں یا اپنے ہم وطنوں کی مدد کے لئے آئے ہیں۔ لیکن جب حقیقت کھلی کہ ہم کوبے کے شہریوں کی مدد کے لئے آئے ہیں تو وہ بے حد حیران ہوئے۔

مکرم راشد صاحب کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر میوشی نے بتایا کہ ٹی وی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ کھانا راہ چلتے عام لوگوں میں بغیر کسی تخصیص کے تقسیم کیا جاتا ہے۔ ٹی وی میں وہ مناظر دکھائے گئے جس میں یہ کھانا ہر کس و ناکس کو تقسیم کرتے ہوئے دکھایا گیا۔

رپورٹ میں عام لوگوں کے تاثرات بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ایک جاپانی نے TBS ٹی وی کو بتایا کہ ہم کئی روز سے مسلسل ٹھنڈا کھانا کھا رہے تھے۔ جب ہمیں یہاں سے گرم کھانا ملا تو وہ ایک بہت بڑی نعمت محسوس ہوا۔

ایک عورت نے کہا کہ یہاں جو کھانا ملتا ہے وہ جاپانیوں کے مزاج کو مد نظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔

مکرم راشد صاحب نے کہا کہ لوگوں کے مختلف تبصروں میں یہ بات مشترک ہے کہ جس نے بھی کھانا کھایا اس نے پسند کیا۔

مسٹر میوشی نے بتایا کہ جس روز یہ پروگرام دکھایا گیا اس میں بتایا گیا کہ آج ۵۵۰ افراد کے لئے کھانا تیار کیا گیا جو جلد ہی ختم ہو گیا۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ اس رپورٹ کا بقیہ حصہ کل کے پروگرام میں پیش کیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف ooo ☆ ooo ☆ ooo

مولانا عبدالباسط شاہد

داستانِ حیات

مکرم سردار بشیر احمد صاحب مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۹۵ء بعمر ۸۵ سال وفات پا گئے۔ آپ سلسلہ کے ایک مخلص و فدائی بزرگ حضرت سردار ماسٹر عبد الرحمان رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند تھے محترم ماسٹر صاحب سکھ مذہب کو چھوڑ کر احمدیت میں داخل ہوئے اور نیکی تقویٰ میں بہت بلند مقام پر فائز تھے۔ مکرم سردار بشیر احمد صاحب نے اپنی خود نوشت سوانح میں حضرت ماسٹر صاحب کے ایمان و ایقان اور قبولیت دعا و توکل کے متعدد واقعات درج کئے ہیں۔ ذیل میں صرف ایک واقعہ تحریر ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

ایک مجلس میں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفت کلام کے متعلق بحث ہو رہی تھی۔ بحث کے دوران ہی آپ نے فرمایا ..... ابھی مجھے اس مجلس میں (بتایا گیا) ہے کہ ریاضی کے پرچہ کا پہلا سوال بتا دیا جائے گا۔ مجلس میں موجود طلبہ نے کہا کہ ہم نے کوئی آواز نہیں سنی۔ حضرت ماسٹر صاحب نے فرمایا تمہارا فون خراب ہے تم اسے قادیان جا کر درست کراؤ تو تم کو بھی ایسی آواز سنائی دینے لگے گی۔ دوسرے تیسرے روز سونے کے لئے سرہانے پر سر رکھنے ہی لگا تھا کہ مجھے ریاضی کا پرچہ دکھایا گیا جسے میں نے پڑھ لیا مگر مجھے پہلا سوال ہی یاد رہا جسے مَیں نے نوٹ کر لیا........

ایک شخص ممتاز علی نے کہا کہ یہ اتفاق ہو گیا ہے کہ آپ کو پہلے سوال کا پتہ لگ گیا ہے۔ میں نے کہا آپ چالیس گریجوئیٹ ہیں اور مجھ سے لائق تر ہیں تین ماہ بعد پھر امتحان ہو گا تم سارے مل کر میری طرح پہلا سوال بتا دو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم چیلنج نہیں کر سکتے میں نے کہا یہی تو۔ ہے جسے تم چالیس افراد نوے دن میں نہیں کر سکتے جو میں نے دو تین دن میں کر دکھایا اس پر سب طلبہ نے کہا کہ اگر کوئی اور امر غیب ظاہر ہو جائے تو اتفاق والا عذر لنگ بھی جاتا رہے گا۔ میں نے کہا اچھا دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ کوئی اور امر غیب قبل از وقت بتا دے انہی ایام میں مجھے (بتایا گیا) "بچہ ہے بچہ ہے بچی نہیں ہے"۔ یعنی امسال ہمارے گھر اللہ تعالیٰ لڑکا عطا فرمائے گا وہاں مکرم صوفی غلام محمد صاحب (ماریشس) بھی ٹریننگ لے رہے تھے۔ یوسف وغیرہ نے بالائی طور پر ان کے ذریعہ قادیان سے پتہ منگوایا تو ان کی اہلیہ کا خط آیا کہ ماسٹر صاحب کے ہاں ابھی دو تین ماہ کی امیدواری ہے۔ جب لڑکا پیدا ہو گا تو اطلاع دوں گی چنانچہ سالانہ امتحان ۱۹۰۹ء کے قریب اطلاع بھیجی اور یوسف بورڈ پر سے کارڈ لایا اور کہا کہ صوفی صاحب کی اہلیہ صاحبہ۔ نے آپ کو دوہری مبارک باد لکھی ہے کہ لڑکا بھی پیدا ہو گیا ہے اور (پہلے سے بتائی ہوئی بات) بھی پوری ہو گئی۔ اس پر میں نے جلیبیوں کی دعوت دے کر طلبہ کو بلایا اور بتایا کہ اگر تم زندہ خدا کی عبادت کرو تو وہ ارحم الراحمین ضرور جواب دے گا"

اس خوش خبری کے مطابق پیدا ہونے والا بچہ سردار بشیر احمد انجینئر ہی تھے۔ محترم سردار بشیر احمد صاحب کو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد امام ثالث کے ارشاد اور نگرانی کے مطابق بعض عمارتی منصوبوں پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ اس سلسلہ میں آپ کے پیار و محبت کے بہت پیارے واقعات کتاب میں درج ہیں جو آپ کی سیرت کے کئی دلکش پہلو نمایاں کرتے ہیں یہاں صرف ایک ایسا واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔

.... اختتام تعمیرات کے قریب (حضرت صاحب) نے آٹھ دس انجینئرز کو کھانے پر مدعو فرمایا بعد ادائیگی نماز ہم سب (آپ) کے ہمراہ (آپ) کے ڈائننگ روم میں جا رہے تھے۔ میں (حضرت صاحب) کے بالکل ساتھ ساتھ پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ ٹیبل کے سرے پر (آپ) تشریف فرما ہو گئے ...... کھانا کھاتے ہوئے میں نے اپنی بائیں جانب ایک شخص سے ٹشو پیپر طلب کیا جب واپس اپنی پلیٹ کو دیکھا تو اس میں ایک مرغی کی ٹانگ جو نصف کھائی ہوئی تھی پڑی ہوئی دیکھی۔ میں سمجھ گیا اور حضرت صاحب کی طرف دیکھا تو آپ میری طرف دیکھ رہے تھے۔ جب آنکھیں چار ہوئیں تو میں نے وہ مرغی کی ٹانگ ٹشو پیپر میں لپیٹ کر جیب میں رکھ لی۔ آپ سمجھ گئے کہ یہ اس تبرک کو اپنے گھر لیجا کر اہل خانہ میں تقسیم کر کے کھائے گا اور (آپ) کا یہ خیال ٹھیک تھا ..... کھانے کے بعد فوٹو لئے گئے حضرت صاحب تخت پوش پر بیٹھ گئے اور ہم لوگوں نے بڑی اودھم مچائی۔ بچوں کی طرح کبھی ایک کبھی دوسرا حضرت صاحب کے بائیں یا دائیں بیٹھتا اور کافی دیر تک (حضرت صاحب) نے اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر رکھا......" جماعت اور خدام سے حسن سلوک و شفقت کا ایک بہت ہی پیارا واقعہ بیان کرتے ہوئے محترم سردار صاحب لکھتے ہیں۔

ایک کمرہ کی دیوار میں سوراخ کرنے کو محمد عنایت ٹھیکیدار مصروف کار تھا اور ٹھکا ٹھک ہتھوڑا مار رہا تھا۔ دوسری طرف اندرون خانہ میں اس کے دھماکوں سے انگیٹھی پر پڑا ہوا ایک نادر اور قیمتی جرمنی سے لایا ہوا پھولدان گر کر ٹوٹ گیا۔ نواب منصورہ بیگم صاحبہ نے (حضرت صاحب) سے شکایت کی۔ عنایت کو بلایا گیا اور ٹوٹا ہوا پھولدان دکھا کر اس کے مزدوروں کی بے احتیاطی پر توجہ دلائی جس پر وہ گردن جھکائے چند منٹ کھڑا رہا جس سے نواب منصورہ بیگم صاحبہ کی

باقی صفحہ ۵ پر

Moral Guide for Students کا ترجمہ بالاقساط طلباء کیلئے شائع کیا جا رہا ہے

طلباء کے لئے اخلاقی گائیڈ

HOME TASK

گھر پر کرنے کا کام

آپ سکول جاتے ہیں اور وہاں ٹائم ٹیبل کے مطابق سٹڈی کرتے ہیں۔ اگر آپ نچلی کلاسوں کے طالب علم ہیں ایک ہی استاد آپ کو تمام وقت پڑھانے پر متعین ہوتا ہے۔ اور اگر آپ بڑی کلاسوں کے طالب علم ہیں تو مختلف اساتذہ آپ کی کلاس میں آکر اپنے اپنے مضامین کی آپ کو تعلیم دیتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ کو زراعت کے مضمون پر لیکچر سننے کے لئے یا سائنس کے پریکٹیکل کرنے کے لئے دوسرے کمروں میں بھی جانا پڑتا ہے۔ ان تمام اوقات اور لیکچروں میں آپ کے استاد جو پڑھاتے ہیں آپ اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی تو آپ اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور کبھی آپ اس میں ناکام رہتے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ کس طرح معلوم کیا جا سکے کہ جو آپ کے اساتذہ نے آپ کو پڑھایا ہے اس کو آپ نے سمجھ لیا ہے یا نہیں۔ اگر آپ اس بات کو کافی دیر کے بعد (مثلاً ۳ ماہ بعد) جاننا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو امتحانات کا انتظار کرنا ہو گا۔

لیکن آخر اتنی دیر تک انتظار کیوں کیا جائے اس بات کا روزانہ پتہ لگنا جانا چاہئے۔ گھر کا کام (یعنی سکول سے متعلق تعلیم جسے آپ کا استاد گھر پر کرنے کے لئے کہتا ہے) اس کا صحیح معیار ہیں۔ اگر آپ یہ گھر پر کرنے کے لئے دیا جانے والا کام آسانی سے کر سکتے ہیں تو سمجھ لیجئے کہ جو کچھ آپ کے استاد نے آپ کو سکول میں سمجھایا ہے وہ آپ نے سمجھ لیا ہے۔ گھر کے کام کی اہمیت اسی بات میں مضمر ہے۔ اس سے مت بھاگئے۔ نہ ہی اس سے بور ہوں۔ آخر جب آپ سکول سے واپس گھر آتے ہیں تو آپ کو سٹڈی تو ضرور کرنی ہی ہے۔ اس لئے بجائے بے قاعدگی سے کام کرنے کے سب سے پہلے سکول سے دیا جانے والا گھر پر کرنے والا کام مکمل کیجئے۔ اس طرح آپ سکول میں حاصل کی جانے والی تعلیم کی دہرائی کر سکیں گے بلکہ اس سے آپ کو مزید کچھ فائدہ بھی ہو گا اور یہ مزید کچھ فائدہ بہت ضروری چیز ہے۔ اس سے آپ میں سوچنے کی اہلیت پیدا ہو گی اور اس سے آپ کو وہ اہلیت بھی حاصل ہو گی کہ آپ نئے پیدا ہونے والے اور تھوڑے پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے اپنے اس اضافی علم کو استعمال میں لا سکیں گے۔ یہ ایک قسم کی ذہنی مشق ہوتی ہے۔

گھر پر سٹڈی کرنے کے لئے مختلف طلباء کے لئے مختلف اوقات موزوں ہوتے ہیں۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں جو سکول سے واپس آتے ہی گھر کا کام کرتے ہیں۔ لیکن مجھے شک ہے کہ آیا یہ سب سے بہتر وقت ہے۔ اس کے بعد کچھ دوسرے طالب علم رات کو یہ کام کرتے ہیں اور پھر کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو صبح سویرے سٹڈی کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ آپ کی اپنی مرضی ہے کہ آپ کونسے وقت کا انتخاب کرتے ہیں لیکن آپ جو وقت بھی منتخب کریں اس بات کا خیال رکھیں کہ سٹڈی باقاعدگی سے کریں اور توجہ سے کریں۔ یہ بات آپ کے لئے از حد ممد ہو گی۔

SERVICE

خدمت

لوگوں کے دلوں میں سب سے زیادہ شکر گذاری کا جذبہ اس خدمت کے بدلہ میں پیدا ہوتا ہے جو ان کے لئے کی جائے۔

درحقیقت خدمت ایک ایسا مقناطیس ہے جو لوگوں کے دلوں کو آپ کی طرف کسی بھی اور چیز سے زیادہ زور سے کھینچتا ہے۔ اور اگر یہ خدمت بے لوث ہو اور بغیر کسی مقصد کے کی جائے تو وہ ہر اس تحفہ سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے جو کہ کسی بھی انسان کو کسی دوسرے انسان کی طرف سے دیا جا سکتا ہے انگریزی زبان میں ایک چھوٹی سی نظم ہے جو اس بات کو بڑے خوب صورت انداز میں پیش کرتی ہے۔ ایک بیمار آدمی سڑک کے کنارے پڑا ہے۔ ایک امیر آدمی اس کے پاس سے گذرتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ وہ وہاں کیوں پڑا ہوا ہے۔ بیمار آدمی جواب دیتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور اٹھ نہیں سکتا اور چل نہیں سکتا۔ امیر آدمی اس کو کچھ رقم دیتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ اس سے وہ اپنے لئے دوائی خرید لے۔ اس کے بعد ایک اور آدمی اس طرح سے گذرتا ہے۔ اور وہ بھی اس بیمار آدمی سے وہی سوال کرتا ہے کہ وہاں کیوں پڑا ہوا ہے۔ جب اسے بتایا جاتا ہے کہ وہ آدمی بیمار ہے تو وہ پاس سے گذرنے والا آدمی اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور اس کا سر دباتا ہے۔ پھر وہ جاتا ہے تاکہ اس کے لئے دوائی اور خوراک لائے۔ وہ دوائی اور خوراک لا کر اس کو دیتا ہے اور پھر اپنے کام پر چل پڑتا ہے۔ جونہی وہ شخص اس بیمار آدمی سے جدا ہوتا ہے تو بیمار آدمی سوچنے لگتا ہے اور اس کے خیالات شاعر نے کچھ اس طرح بیان کئے ہیں۔

"میں راضی ہو جاؤں گا اور پہلے شخص نے مجھے جو رقم دی تھی اس کی رقم میں اسے واپس لوٹا دوں گا۔ لیکن میں حیران ہوں کہ وہ شخص جس نے میری خدمت کی ہے اس کا بدلہ میں کیسے چکا

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ——— شیخ رحمت اللہ کراچی

محترم شیخ خلیل الرحمان صاحب

محترم شیخ خلیل الرحمان شیخ حبیب الرحمٰن کپورتھلوی کے بیٹے تھے حکومت ہند کے محکمہ موسمیات میں ملازم تھے قیام پاکستان کے وقت یہ کراچی میں ہی تھے۔ میانہ قد سانولا رنگ چہرے پر داڑھی سر پر سرخ رنگ کی ترکی ٹوپی ہوتی بغیر ٹائی مغربی لباس پہنتے۔ بات چیت آہستہ ہوتی۔ مزاج دھیما تھا بات مختصر کرتے۔

میرا تعارف ان سے ۱۹۵۳ء میں ہوا یہ سیکرٹری ضیافت تھے اغلباً اس ذمہ داری کو ۱۹۵۰ء سے ادا کر رہے تھے۔ ضیافت کا کام ہر جگہ بطور ہر شہر میں بڑا صبر آزما اور وقت طلب ہوتا ہے۔ کراچی کے مخصوص حالات نے اس کو مزید مشکل اور صبر آزما بنایا ہوا تھا۔ مہمانوں کی آمد سارا سال۔ بری بحری اور ہوائی راستوں سے ہوتی اور بعض وقت قریب قریب اوقات میں تینوں راستوں سے مہمانوں کی آمد کی اطلاع ہوتی۔ بندرگاہ اور ہوائی اڈے کا فاصلہ ۳۰ کلومیٹر سے زائد ہے ان کے درمیان ریلوے اسٹیشن واقع ہے۔ فاصلوں کی دقت کے باوجود بڑی مستعدی سے یہ بروقت ہر جگہ موجود رہتے تاکہ مہمانان گرامی کو تکلیف نہ ہو جب جلسہ سالانہ کے قریب عمائدین جماعت کی آمد کا سلسلہ مزید بڑھ جاتا۔ کراچی پاکستان کا گیٹ وے ہے غیر ممالک سے تمام مہمان پہلے کراچی تشریف لاتے اور پھر ربوہ کے لئے روانہ ہوتے اور دیار غیر میں جانے کے لئے بھی بامر مجبوری ہر شخص کو اس شہر سے گزرنا پڑتا اپنی ملازمت کی مصروفیات کے باوجود شیخ صاحب بڑی بشاشت اور خوبی سے یہ ذمہ داری نباہتے۔ کبھی کسی مہمان کو شکایت کا موقع نہ دیتے بلکہ ملکی اور غیر ملکی عمائدین ہمیشہ ان کی تعریف کرتے دیار غیر میں بارہا ایسے احباب سے میری ملاقات ہوئی جو کراچی آچکے تھے اور شیخ صاحب کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہو چکے تھے ان سب احباب کو ان کے لئے رطب اللسان پایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ہر سال کراچی تشریف لایا کرتے اور حضرت صاحب کا قیام یہاں ہفتوں رہتا یہ جماعت احمدیہ کی سعادت تھی کہ حضرت صاحب کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوتا رہتا۔ اس سعادت کے ساتھ ضیافت کے کارکنوں کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی۔ حضرت صاحب کے قافلے کے کچن کے انچارج تو حضرت مولوی عبدالحمید ہوا کرتے ان کی امداد کے لئے محترم شیخ عبدالحق صاحب انجینئر ہوتے۔ عملی رنگ میں یہاں شیخ صاحب کا عمل دخل نہ تھا۔ پھر بھی سیکرٹری ضیافت ہونے کے احساس سے یہ رات گئے تک کچن میں مولوی صاحب کے پاس بیٹھے رہتے اور ان کے ساتھ ہی حضرت صاحب کی قیام گاہ کو چھوڑتے یہ معمول حضرت صاحب کے قیام تک جاری رہتا۔ کثرت کار ان کی بشاشت میں کمی نہ لاتی یہ بات ان کی مجھے بہت پسند تھی۔

شیخ صاحب کی سوچ کا اپنا انداز تھا اس کی ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ ان کے کام کی نوعیت کے پیش نظر سہولت کے لئے ان کو فون مہیا کیا ہوا تھا ان کی یہ خوبی تھی کہ اپنے کام کی رپورٹ باقاعدگی سے پیش کرتے۔ کراچی میں فاصلے بہت ہیں سفر کے لئے سہولتیں بھی بہت کم ہیں نیز ان پر کام کا غیر معمولی بوجھ بھی ہوتا تھا اس لئے میں ان کو یہ کہتا رہتا تھا کہ آپ مجھے فون پر ہی بتا دیا کریں مگر ہر بار ان کا یہ جواب ہوتا کہ یہ امارت کے احترام کے خلاف ہے اس لئے رپورٹ تو خود حاضر ہو کر ہی دیا کروں گا۔ اور یہ ان کا معمول رہا۔ اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک ضیافت کے فرائض انجام دیتے رہے ۱۹۷۸ء میں ایک دن یہ جماعت کے کام کے لئے گھر سے نکلے اور بس کے انتظار میں کھڑے تھے کہ حادثہ پیش آیا اور بے ہوش ہو گئے چند ہفتے اس حالت میں رہے اور روح پرواز کر گئی اور یہ اپنے مولا کے پاس حاضر ہو گئے۔ خدا تعالیٰ ان کی روح کو تسکین بخشے۔ عفو اور درگزر کا سلوک فرمائے اور ان کی نیکیوں کا بہترین اجر عطا فرمائے آمین۔ احباب ان کی بخشش کے لئے دعا کرتے رہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

خالص اپنی جناب سے پاک ذریت عطا فرما۔ (۔) یقیناً تو بہت دعا سننے والا ہے۔ اس کے بعد پھر اس دعا کی مختلف الفاظ میں تکرار ہوگی جو ایک عجیب پُر درد مضمون رکھتی ہے۔ چونکہ میں نمبر کے لحاظ سے چل رہا ہوں اس لئے یہاں بیان کرنے کی بجائے جب وہ موقعہ آئے گا تو پھر میں آپ کے سامنے بیان کروں گا۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ یہ مضمون ایک ہی خطبہ میں ختم ہو جائے گا مگر یہ جاری رہے گا۔ پس وہ عبادت کرنے والے جو مسافر گاڑی میں مستقل سوار ہیں' ان کے لئے تو کوئی مشکل نہیں۔ وہ تو ساتھ چلتے رہیں گے اور یہ باتیں سنتے رہیں گے اور ان سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اور عبادت کے نئے نئے گر سیکھتے رہیں گے اور ان کی مشکل کشائی ہوتی چلی جائے گی لیکن جو لوگ اتر گئے ہیں اتر جائیں گے جہاں تک آپ کو توفیق ہے اگر آپ ان کے واقف ہیں' کبھی ان سے ملتے ہوں تو ان کو بھی بتاتے رہیں ہو سکتا ہے یہ باتیں سن سن کر جس طرح حضرت زکریاؑ کے دل میں نیک بات دیکھ کر' خدا کے خاص فضل کو دیکھ کر ویسا ہی فضل طلب کرنے کی تمنا پیدا ہوئی تھی' میری دعا ہے اور میری تمنا ہے کہ اسی طرح جب آپ ان لوگوں تک یہ باتیں پہنچائیں جو آج کے سٹیشن سے آپ کو رخصت کر کے واپس ہونے والے ہیں تو ان کے دل میں یہ تحریک پیدا ہو کہ وہ مستقل آپ کے سفر کے ساتھی بن جائیں اور اس طرح یہ جمعہ ایک ایسی چیز پیچھے چھوڑ جائے جو وداع ہونے والی خیر نہ ہو' رخصت ہونے والی خیر نہ ہو بلکہ ہمیشہ زندگی کی جزو بن جانے والی خیر' زندگی کے ساتھ وفا کرنے والی خیر' ایسی خیر بن جائے جس سے کبھی پھر وداع نہیں ہوا کرتا' وہ ہمیشہ ساتھ رہا کرتی ہے۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۱۹۹ تا ص ۲۰۳)

بقیہ صفحہ ۴

دلجوئی ہو گئی کہ سزا مل گئی ہے........ اب دیکھے کس طرح عنایت کی دلجوئی کی جاتی ہے۔ (حضرت صاحب) کا ایک فرج مرمت ہو کر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دو روز سے ٹیسٹ ہو رہا تھا۔ (آپ) نے دیکھا کہ برف جمی ہوئی ہے۔ فرج ٹھیک طرح سے کام کر رہا ہے۔ پاس ہی عنایت کھڑا تھا اس کو کہا "عنایتی یہ فرج تم اپنے گھر لے جاؤ اور بچوں کو ٹھنڈا پانی پلایا کرو" وہ ہکا بکا رہ گیا اور سر تا پا ممنون ہو کر فرج اپنے گھر لے گیا۔ اس جگہ یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ ایک شخص کو ذرا سی سزا دی اور پھر اس کی کیسے احسن رنگ میں دلجوئی بھی کر دی"۔

سردار بشیر احمد صاحب نے قبولیت دعا و تائید الٰہی کے متعدد واقعات اس کتاب میں لکھے ہیں مثلاً ایک دفعہ انہوں نے یہ افواہ سنی کہ انہیں ریٹائر کر دیا گیا ہے۔ یہ سن کر وہ جماعت کے ایک بزرگ کے پاس دعا کی درخواست کرنے گئے۔ اس بزرگ نے دعا کے بعد انہیں تسلی دلائی۔ مگر بظاہر یوں لگا کہ ان کا کام نہیں ہو سکے گا مکرم سردار صاحب نے دعا اور کوشش جاری رکھی اور وہ لکھتے ہیں۔

آپ نے ملاحظہ کیا ہو گا کہ میں نے افواہ سنی۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب نے دعا دی۔ لاہور تین بار جانا پڑا دو ملاقاتوں کے بعد تیسری پر پتہ لگا کہ انڈر سیکرٹری میرے بزرگ احمدی دوست کا بیٹا ہے۔ اس نے میرا کام کیا اور اس کے بعد ان کا تبادلہ ہو گیا اور مبارکباد دینے کو ہمارے محکمہ کا سب سے بڑا افسر خود حافظ آباد چل کر آیا۔ یہ سب کچھ تصرف الٰہی کے ذریعہ ہوا اور یہ ساری عزت اللہ نے مجھے بخشی۔ میں تو شکر ادا نہیں کر سکتا۔ مکرم سردار صاحب کو متعدد جماعتی خدمات کا موقع بھی ملا۔ جن کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

۱۔ محلہ دارالانوار کا لے آؤٹ
۲۔ احمدیہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان
۳۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ایک دفتر میں ایک فنی خرابی کی اصلاح
۴۔ حضرت صاحب کی کوٹھی (ڈلہوزی) ہیں تعمیر کا ایک نقص دور کروایا
۵۔ اراضی ربوہ کی پیمائش و نقشہ کی تیاری
۶۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے دفاتر کی تعمیر کے سلسلہ میں مشورہ و رہنمائی
۷۔ بیت الاقصیٰ ربوہ کی تعمیر میں مشورہ
۸۔ دارالحمد احمدیہ ہوسٹل لاہور کی تعمیر
۹۔ جدید پریس ربوہ کی تعمیر
۱۰۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی دو منزلہ عمارت کی تعمیر
۱۱۔ کوٹھی دارالسلام النصرت کی تعمیر
۱۲۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی بعض عمارات کی مرمت اور دوبارہ تعمیر
۱۳۔ سرائے فضل عمر کی تعمیر
۱۴۔ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی مرمت
۱۵۔ حضرت ام متین اور حضرت مہر آپا کی رہائش گاہ کی مرمت و ایزادی وغیرہ

۳۰۰ سے زائد صفحات کی "داستان حیات" ایمان و توکل اور محنت و لگن کی داستان ہے۔ مجھے تو یہ کتاب پڑھتے ہوئے یوں لگا کہ اس کتاب کی ہر ہر سطر میں یہ دردمندانہ اپیل پائی جاتی ہے کہ۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۴

سکوں گا"۔

اس کی سوچ کتنی سچی تھی۔

خدمت لوگوں کا دل جیت لیتی ہے۔ اس کے بدلے میں وہ ہمیشہ آپ سے کوئی نیکی کرنے کے لئے بے قرار رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ خدمت خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا بھی باعث ہوتی ہے۔ وہ اس بات کو بہت پسند کرتا ہے کہ آپ اس کی مخلوق کی خدمت کریں بلکہ اس کا یہ فرمان ہے کہ اس کی مخلوق کی خدمت کرنا ایسا ہی ہے جیسے خود خدا تعالیٰ کی خدمت کی جائے۔

آپ اپنے کلاس کے اور سکول کے ساتھی طالب علموں کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور اسی طرح اپنی گلی اپنے شہر اور اپنے شہر کی سڑکوں پر ملنے والے ضرورت مند لوگوں کی بھی۔ اس بات کی تلاش میں رہیں اور آپ کو ضرور ایسے لوگ مل جائیں گے جن کی آپ خدمت کر سکیں اور اس خدمت کے بدلے میں وہ آپ کے شکرگزار ہوں گے۔

انسانیت کی خدمت کرنا خدا کو خوش کرنا ہے۔

سچا طریق دکھ سے بچنے کا یہی ہے کہ سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور وفاداری اور اخلاص کا تعلق دکھاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغان صدر کا رویہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افغانستان کے صدر پروفیسر برہان الدین ربانی نے ایکو کانفرنس میں جس طرز عمل کا مظاہرہ کیا وہ مسلم سفارتی آداب کی خلاف ورزی تھی۔ سفارتی مبصرین نے افغان صدر کی طرف سے تجارتی راہداری کا مسئلہ اٹھانے کو غلط قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات ہونے والے ہیں۔

پاکستان اور افغانستان کے تعلقات ' افغانستان پر روس کی فوج کشی سے پہلے تک کبھی بھی مثالی نہیں رہے۔ اس کا آغاز اس وقت ہوا تھا جب اقوام متحدہ میں پاکستان کی رکنیت کا سوال پیش ہوا تو افغان نمائندہ وہ واحد ملک تھا جس نے مخالفت کی تھی۔

اس کے بعد پختونستان کا مسئلہ افغان حکمرانوں کی طرف سے گاہے گاہے اٹھا کر پاکستان کو پریشان کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ لمبے عرصے تک پاکستان کا یہ ہمسایہ پاکستان کے لئے درد سر بنا رہا۔ کبھی بھی پاکستان اور افغانستان کے درمیان حقیقی دوستی کا سلسلہ نہیں ہوا۔

۱۹۷۹ء میں جب روس نے افغانستان میں فوج بھیجی تو مغربی طاقتوں کے ایماء پر صدر ضیاء الحق نے فوراً افغان مہاجروں کو گلے سے لگانے اور افغانستان میں مجاہدین کی پیٹھ ٹھونکنے کا کام شروع کردیا۔ اس جنگ کو جہاد کہا جاتا تھا۔ اور پاکستان کے ذرائع اس کی بھرپور اعانت کرتے رہے۔ اس دوران پاکستان اور مغربی ملکوں خصوصاً امریکہ سے تعلقات بہتر ہو گئے۔ لیکن وقت نے کروٹ لی اور روس نے افغانستان سے فوجیں نکالنے کا کام شروع کردیا تو امریکہ اور دیگر مغربی طاقتوں نے پاکستان سے آنکھیں پھیر لیں اور صدر ضیاء الحق کو بے اختیار یہ کہنا پڑا کہ کوئلوں کی دلالی میں ہمارا صرف منہ کالا ہوا ہے۔

صرف یہی نہیں ہوا بلکہ کابل میں مجاہدین کی حکومت قائم ہونے کے بعد افغان حکمران اپنے ماضی کے روپ میں دوبارہ ظاہر ہونے شروع ہوگئے۔ افغان صدر برہان الدین ربانی نے بھارت کا دورہ کیا اور اسی وقت سے بھارت کی طرف ان کا جھکاؤ واضح ہونا شروع ہو گیا۔

گذشتہ ایک کانفرنس کے موقعہ پر افغان صدر نے پاکستان پر تنقید کی اور یہ بھی الزام لگایا کہ پاکستان افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کررہا ہے۔

روس کی فوجوں کا قیام جتنا عرصہ رہا اس وقت تک' لگ بھگ گیارہ سال کے عرصے میں ہر افغان مجاہد تنظیم پاکستان میں قائم رہی۔ پاکستان کی طرف سے افغانوں کی جدوجہد آزادی میں پوری مدد کی جاتی رہی۔ اس کے علاوہ ۲۰-۲۵ لاکھ افغان مجاہدین کی جس طرح پاکستان نے مہمان نوازی کی اور اپنے وسائل ان کے لئے وقف رکھے یہ ایسی بات نہیں جس کو کوئی اتنی جلدی بھلا سکے۔

صدر ضیاء الحق کے وقت میں بھی یہ کہا جاتا تھا کہ افغانوں کی اتنی مدد اور تائید و حمایت مناسب نہیں ہے اور جب بھی افغانستان میں افغانوں کی حکومت قائم ہوئی وہ اپنا ماضی دوہرانے سے گریز نہیں کریں گے۔ حالات نے ان باتوں کو صحیح ثابت کردیا ہے۔

☆○☆

امریکہ - خلیج

امریکہ نے خلیج میں اپنی فوجی طاقت میں مزید اضافے کا اعلان کیا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے ایک اعلان کے مطابق وزیر دفاع ولیم پیری کے مشرق وسطیٰ کے حالیہ دورے کا مقصد امریکی موجودگی کو بڑھانا اور عراق کے خلاف اقوام متحدہ کی پابندیوں کو جاری رکھنے کے لئے دباؤ برقرار رکھنا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے مطابق ولیم پیری نے خلیج کے دورے کے پہلے مرحلے میں سعودی عرب کے شاہ فہد سے ملاقات کی۔ وہ کویت، بحرین، متحدہ عرب امارات اور قطر بھی جائیں گے۔ امریکہ کے نائب صدر مسٹر الگور بھی مشرق وسطیٰ کے پانچ ممالک کے دورے پر واشنگٹن سے روانہ ہو رہے ہیں۔

خلیج کی جنگ اور بعد میں اقوام کی پابندیوں کا نفاذ پوری شدت سے کرنے کے بعد عراق کو مفلوج کیا جا چکا ہے۔ لیکن امریکی حکومتیں عراق کو کسی قسم کی نرمی دینے کے حق میں نہیں ہیں اور اگرچہ عراق نے اقوام متحدہ کے تمام تر مطالبات مان لئے ہیں لیکن اس کے باوجود امریکہ پر عراق کا بھوت بری طرح سوار ہے۔ دراصل امریکہ چاہتا ہے کہ عراق صدر صدام حسین سے نجات حاصل کرے اس کے بغیر امریکہ کوئی نرمی نہیں کرے گا۔ صدر صدام حسین جب تک عراق کے سربراہ ہیں ان کی طرف سے کوئی بھی جوابی اقدام متوقع ہو سکتا ہے اس لئے امریکہ کوئی خطرہ مول لینے کو تیار نہیں ہے۔ اگرچہ اس وقت خلیج میں کوئی خطرہ درپیش نہ ہونے کے باوجود امریکہ نے خلیج میں اپنی طاقت بڑھانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

☆○☆

طالبان - افغانستان

افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی کی افواج طالبان پر اپنا دباؤ مسلسل بڑھا رہی ہیں۔ طالبان کو چہار آسیاب سے نکال دیا گیا ہے جو ان کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ طالبان جب چہار آسیاب کی طرف بڑھے تو گلبدین حکمت یار نے اپنی افواج کو پیچھے ہٹا لیا اور بغیر جنگ لڑے اپنا مرکز طالبان کے حوالے کردیا۔ اس طرح سے طالبان کے لئے کابل کا راستہ کھلا چھوڑ دیا۔ طالبان کابل کے نواح میں پہنچے تو خیال کیا جا رہا تھا کہ یہ کابل کی حکومت کے لئے خطرہ بن جائیں گے۔ عالمی ذرائع ابلاغ اور مغربی ذرائع ابلاغ میں ہر طرف طالبان کا چرچا ہوتا رہا۔ لیکن جونہی صدر ربانی کی افواج سے طالبان کا جوڑ پڑا انہوں نے بھاگنے میں دیر نہیں لگائی۔ اور اس وقت طالبان کو کابل سے ۲۵ کلومیٹر دور دھکیلا جا چکا ہے۔ چہار آسیاب پر صدر کی فوجوں کا قبضہ ہے۔ اور طالبان کا سارا طلسم فضا میں تحلیل ہو چکا ہے۔ اگر یہ سلسلہ چند روز اسی طرح جاری رہا تو طالبان جس تیزی سے ابھرے تھے اسی طرح غائب بھی ہو جائیں گے۔

☆○☆

چیچنیا میں لڑائی

روس کی مسلمان کاکیشیائی ریاست چیچنیا کے بارے میں روس نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے آزادی پسندوں کی تمام مزاحمت ختم کردی ہے۔ لیکن اب جو تازہ خبر آئی ہے اس کے مطابق چیچنیا میں شدید لڑائی میں ۸۰ روسی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ یہ لڑائی چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی کے نواح میں ہو رہی ہے اور روسی فوجوں کو بدستور سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ روسی افواج زبردست بمباری کر رہی ہیں۔

جب روس نے چیچنیا پر حملہ کیا تھا اسی وقت مبصرین نے اس خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ یہ جنگ گروزنی کے نواح میں واقع پہاڑیوں میں پھیل جائے گی اب جو خبریں آرہی ہیں اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ یہاں کا علاقہ ایک اور افغانستان کا نقشہ پیش کرے گا۔ اور جنگ طویل ہوتی چلی جائے گی۔

☆○☆

آپ کا خط ملا

مکرم مولانا محمد منور صاحب ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

محترم جناب مدیر صاحب روزنامہ الفضل۔
ربوہ

پندرہ مارچ ۱۹۹۵ء کے الفضل کے صفحہ اول پر حضرت مولوی نظام الدین صاحب کا ذکر پڑھ کر اپنا لڑکپن یاد آگیا۔ ہم ڈاک خانہ کے ایک وسیع صحن والے مکان میں رہا کرتے تھے اور گھر میں بھینس رکھی ہوئی تھی۔ حضرت مولوی صاحب کبھی کبھار بہاولپور تشریف لاتے تو ہمیں زیارت کا موقع ضرور عطا فرماتے۔

ابا جان (بابو غلام احمد صاحب) سے کہتے کہ میری بیٹی (یعنی خاکسار کی والدہ محترمہ) سے کہہ دیں کہ میں جب بھی آؤں۔ میری آواز پہچان کر میرے لئے پراٹھا اور لسی وغیرہ بھجوا دیا کریں۔

میں جب سکول سے آتا تو گھر کے باہر کھلے میدان میں آرام فرما رہے ہوتے۔ ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تو دعاؤں اور نصائح سے نوازتے۔ ایک بات جو ہر ملاقات کے بعد بڑے جوش اور فخر سے بیان کرتے یہ تھی کہ ایک بار انہیں کسی مخالف مولوی صاحب سے مناظرہ کرنا تھا۔ اس کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انہیں تحریر بھجوائی۔ جس میں مرقوم تھا کہ اس مناظرہ میں نظام الدین کی فتح میری فتح اور نظام الدین کی شکست میری شکست سمجھی جائے گی۔ فی الواقع یہ بہت بڑا اعزاز تھا جو حضرت مولوی صاحب کو حاصل ہوا۔

حضرت مولوی صاحب اچھے عالم دین اور بزرگ سیرت تھے۔ جب میں نے انہیں دیکھا تو ان کی ڈاڑھی لمبی اور سفید تھی۔ ایمان کا نور چہرے سے عیاں تھا۔ مخصوص ریاستی لباس میں ملبوس ہوتے تھے۔ یعنی حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح روئی والی لمبی ٹوپی اور روئی والی واسکٹ زیب تن کی ہوتی تھی۔ بڑے بے تکلف بزرگ اور بڑے اچھے داعی الی اللہ تھے۔

حضرت مولوی نظام الدین صاحب کا ذکر تاریخ احمدیت میں نظر سے نہیں گذرا۔ اس لئے خیال آیا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس نامور بزرگ کا کچھ حال بیان کردیا جائے۔ میں نے انہیں جمعہ کی عبادت میں امامت کراتے نہیں دیکھا۔ شاید بہاولپور شہر سے کہیں باہر رہائش تھی۔

یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ ان کے پوتے بھی جماعت احمدیہ سے قلبی لگاؤ رکھتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک نجی میں راہ خدا میں جان دے کر دائمی طور پر عزت کا اعلیٰ مقام حاصل کرچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اگلی نسلوں کو بھی دین اور انسانیت کا سچا خادم بنائے۔

مکرمہ آمنہ خاتون صاحبہ ربوہ سے تحریر فرماتی ہیں۔

چند دن پہلے سیرالیون میں منگنی کی رسم کے متعلق ایک خط پڑھا جس میں ایک خاص قبیلہ کی رسم و طریقہ کو بیان کیا گیا ہے پڑھنے سے یہ خوشگوار تاثر ہوا کہ یہ رسم ایسے منظم اور باوقار طریقہ پر ادا کی جاتی ہے جس فریقین کے افراد کی خوشنودی اور باہمی مطابقت کا نمایاں اظہار ہوتا ہے نہ کہ صرف لڑکے لڑکی کا۔ حالانکہ یہ رسم ایسے مذہب والوں سے تعلق رکھتی ہے جس کی رو سے لڑکی لڑکے کی صرف آپس میں رضامندی کافی ہوتی ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر- ایم اے ابلاغیات

کھیل اور کھلاڑی

کھیل ایک صحت مند تفریح ہی نہیں بلکہ اس سے آپ اپنی صحت کی ضمانت دے سکتے ہیں- کھیلوں کو فروغ دیکر صحت مند معاشرے کے قیام میں مدد کریں- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی سیر فرماتے تھے اور اب ہمارے موجودہ امام الرابع باقاعدگی سے سیر کرتے ہیں-
کھیلوں اور کھلاڑیوں کے بارہ میں خبریں پیش ہیں

سکواش سکواش کی دنیا کا اہم ٹورنامنٹ برٹش اوپن جس کا چودھویں بار مسلسل پاکستان دفاع کر رہا ہے اس کی تفصیلی رپورٹ آئندہ کالم میں پیش کی جائے گی- سکواش کی طرف سے نئی رینکنگ جاری ہوئی ہے جس کے مطابق پاکستان کے جان شیر خان بدستور پہلے نمبر پر ہیں- دوسرے پاکستانی کھلاڑیوں میں زرق جہاں خان کا گیارہواں نمبر ہے جبکہ میر زمان گل ۳۵ویں پر ہے-

فٹ بال جنوبی ایشیا کی تنظیم سارک کا گولڈ کپ فٹ بال ٹورنامنٹ سری لنکا کے شہر کولمبو میں کھیلا جا رہا ہے- پاکستانی فٹ بال ٹیم بھی اس میں شامل ہے دوسرے ممالک میں بھارت' بنگلہ دیش' نیپال' مالدیپ اور میزبان سری لنکا شامل ہیں-

کرکٹ کرکٹ کی دنیا میں اہم مقابلے اس وقت جاری ہیں-
(۱) صدر پاکستان جناب فاروق احمد خان لغاری نے پاکستان کرکٹ بورڈ کے نئے عہدے دار مقرر کردیئے جس کے مطابق سابق ایم این اے سید ذوالفقار علی شاہ چیئرمین' عارف علی عباسی چیف اگزیکٹو اور جناب سلمان تاثیر کو خزانچی مقرر کیا ہے- اس سے قبل جاوید برکی ایڈہاک کمیٹی کے چیئرمین تھے صدر مملکت نے جاوید برکی کو کرکٹ کے امور کے بارہ میں اپنا مشیر مقرر کیا ہے-
(۲) پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان سلیم ملک جن کو دورہ زمبابوے کے بعد کپتانی سے معطل کرکے ان کے کھیل پر پابندی لگا دی گئی تھی اڈہاک کمیٹی نے ان پر سے کھیلنے کی پابندی اٹھالی ہے البتہ ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کی تحقیقات جاری رہے گی-
(۳) اپریل کے پہلے ہفتہ میں شارجہ میں پیپسی ایشیا کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کھیلا جا رہا ہے جس میں روایتی حریف پاکستان اور انڈیا ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہوں گے-
(۴) سری لنکا نے نیوزی لینڈ کی سرزمین پر اس کے خلاف پہلے ٹسٹ میں کامیابی حاصل کرکے تاریخی فتح حاصل کی ہے- بیرون ملک یہ سری لنکا کی پہلی فتح تھی- سری لنکا کی قیادت ارجونا رانا ٹنگا کر رہے ہیں-
(۵) آسٹریلیا جو کہ ویسٹ انڈیز کے دورہ پر ہے اسے پانچ ایک روزہ میچوں کی سیریز میں ۱ : ۴ سے ویسٹ انڈیز نے شکست دی ہے-
(٦) اسی ماہ کے آخر میں پاکستان میں انٹرنیشنل ڈبل وکٹ ٹورنامنٹ کھیلا جا رہا ہے جس میں پاکستان کے علاوہ ویسٹ انڈیز' انگلینڈ' ساؤتھ افریقہ اور متحدہ عرب امارات کے کھلاڑی حصہ لیں گے-

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۹۷۷ میں مبارکہ محمود بٹ زوجہ محمود احمد صاحب بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- زیور طلائی سات تولہ مالیتی ۹۸۰ کینیڈین ڈالر اور حق مہر پانچ ہزار روپے بذمہ خاوند محترم اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰+ ۱۵۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت گورنمنٹ الاؤنس و جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ مبارکہ محمود بٹ
970 Bourlamaque Apt H1
Qulec City (po).Gir 2 N 9
کینیڈا گواہ شد نمبر۱ محمود احمد بٹ وصیت نمبر ۲۵۸۱٦ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ عزیز اللہ کینیڈا-

مسل نمبر ۲۹۹۷۸ میں صبیحہ عزیز اللہ زوجہ عزیز اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- زیور طلائی بیس تولہ مالیتی ۳۵۰۰ کینیڈین ڈالر اور حق مہر وصول شدہ مبلغ پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ صبیحہ عزیز اللہ کینیڈا گواہ شد نمبر۱ عزیز اللہ خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۹۹۷٦ گواہ شد نمبر۲ محمد سعید وصیت نمبر ۱۰۲۷۵-

مسل نمبر ۲۹۹۷۹ میں عطیہ بشریٰ بھٹی زوجہ مودود احمد بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۱۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- زیورات وزنی ۲۷.۵ تولہ مالیتی ۳٦٦۷.۰۰ ڈالر اور حق مہر دس ہزار ڈالر اس وقت مجھے مبلغ یکصد ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ عطیہ بشریٰ بھٹی U.S.A گواہ شد نمبر۱ مجیب چوہدری ولد عطاء اللہ چوہدری U.S.A گواہ شد نمبر۲ نعیم اللہ ولد احسان اللہ U.S.A-

مسل نمبر ۲۹۹۸۰ میں حاشر احمد مجوکہ ولد ملک مبشر احمد مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھائی کلاں ضلع خوشاب حال ابو ظہبی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- زرعی زمین برقبہ دو سو ایکڑ واقع موضع کھائی کلاں ضلع خوشاب مالیتی نو لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد حاشر احمد مجوکہ ساکن کھائی کلاں ضلع خوشاب حال ابو ظہبی گواہ شد نمبر۱ ملک مبشر احمد مجوکہ والد موصی گواہ شد نمبر۲ زید عبد اللہ مجوکہ برادر اصغر موصی مسل نمبر ۲۹۹۸۱-

مسل نمبر ۲۹۹۸۱ میں زید عبد اللہ مجوکہ ولد ملک مبشر احمد مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھائی کلاں ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- زرعی زمین برقبہ دو سو ایکڑ واقع موضع کھائی کلاں ضلع خوشاب مالیتی نو لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس درہم ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد زید عبد اللہ مجوکہ ساکن کھائی کلاں ضلع خوشاب حال ابو ظہبی گواہ شد نمبر۱ ملک مبشر احمد والد موصی گواہ شد نمبر۲ حاشر احمد مجوکہ برادر اکبر موصی مسل نمبر ۲۹۹۸۰-

بقیہ صفحہ ۱

انسان بے امنی کی حالت میں ہوتا ہے-
پس امن کا قائم رکھنا ضروری ہے- اسی کے قیام سے انسان کی زندگی خوش اور مطمئن زندگی ہوتی ہے-

(از خطبہ ۳۰ جون ۱۹۲۲ء)

بقیہ صفحہ ٦

انہی دنوں اپنے ملک کے ایک موقر اخبار میں یہ بڑی روح فرسا خبر بھی آئی "ایک سال میں ۲۰۰ جعلی نکاح" یعنی بعض ایسے جوڑے گھر سے نکل کر کہیں نکاح کرلیتے ہیں یعنی والدین یا گھر والوں کے علم اور مرضی کے بغیر ہی یہ اہم فریضہ ادا کرلیتے ہیں- حالانکہ ولی کے بغیر عورت کا نکاح جائز نہیں ہوتا ولی خواہ باپ ہو بھائی یا کوئی اور ہو اس کا موجود ہونا یا تحریری اجازت نامہ لازمی ہوگا-

ولی کے التزام کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کا یہ تہدید آمیز فرمان کتنا مقدس اور پر حکمت ہے- کہ جو عورت اپنے ولی کی اجازت اور رضامندی کے بغیر خود ہی نکاح پڑھوا لے تو وہ زانیہ ہوگی- یہ تو عبرت کا مقام ہے عقل والوں کے لئے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- مارچ-1995ء
موسم معتدل ہے
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ کی خاتون اول مسز ہلیری کلنٹن نے جو پاکستان کے دورے پر ہیں کہا ہے پاکستان کا مستقبل تابناک ہے۔ ہم نے بڑی امیدیں لگا رکھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں دوستی اور تعاون کی تجدید کے لئے یہ دورہ کر رہی ہوں بے نظیر خواتین کی صلاحیتیں منوانے کے لئے جو کچھ کر رہی ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ وزیر اعظم نے اس موقع پر کہا کہ ہم نے خواتین سے امتیازی سلوک کے خاتمے کے لئے بھرپور مہم چلا رکھی ہے۔ دہشت گردی اور منشیات کی روک تھام کے لئے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں مسئلہ کشمیر بھی اٹھایا۔

○ بی بی سی نے امریکی صدر کی اہلیہ کے دورۂ پاکستان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہلیری کلنٹن امریکی انتظامیہ میں اپنا نیا مقام بنانا چاہتی ہیں۔ دورہ کے دوران سیاسی گفتگو سے پرہیز کریں گی۔

○ جی ایچ کیو راولپنڈی کے ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ چیف آف آرمی سٹاف سے اپوزیشن لیڈر کی ملاقات مسٹر نواز شریف کی خواہش پر ہوئی تھی۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ہمارے سائنس دان بھی باہمی نفرت اور رقابت کا شکار ہیں۔ سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں حکمرانی کرنے والے مسلمان تفرقہ بازی' لسانی فسادات اور سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے دیگر اقوام سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ سائنس کی تعلیم عام کرنے کے لئے مشترکہ کوششیں کی جائیں۔

○ وفاقی وزیر قانون این ڈی خان نے کہا ہے کہ ہم آج مسئلہ کشمیر سے ہاتھ اٹھالیں تو ۲۴ گھنٹے میں کراچی کے حالات بہتر ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن لندن پلان بنائے' ہڑتالیں کرائے یا الطاف سے ملے جو کرنا چاہتی ہے کرلے حکومت اپنے پانچ سال پورے کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں فرقہ واریت نہیں بلکہ سماج دشمن بالخصوص ڈرگ مافیا حالات کو بگاڑ رہی ہے۔ یہاں تاجروں کی ہڑتال بری طرح ناکام ہوئی۔ وزیر قانون نے وزیر اعظم کی طرف سے لاہور بار کو ۳۰ لاکھ روپے کا چیک پیش کیا۔

○ وفاقی وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ تاجر و صنعتکار سیاسی شرائط چھوڑ دیں تو مطالبات پر بات ہو سکتی ہے۔ انہیں ان عناصر کے جھانسے میں نہیں آنا چاہئے جو ذاتی مقاصد کے لئے ملک کی اقتصادیات کو داؤ پر لگاتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہڑتال کی اپیل غیر موثر رہی مگر بیرون ملک منفی اثر پڑا۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ تاجروں کی ہڑتال کامیاب رہی اب حکومت اور تاجروں کے درمیان نیا محاذ کھل گیا ہے۔ نہ تاجر اپنے مطالبات سے دستبردار ہوئے اور نہ حکومت نے اپنا موقف تبدیل کیا۔ تاہم کراچی میں اب صورت حال بہتر ہے۔

○ پیر صاحب پگارا نے کہا ہے کہ عوام جلد ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر "میرے عزیز ہم وطنو!" کی آواز سنیں گے۔ اب پیپلز پارٹی کے اقتدار کو بچانے کے لئے کوئی آگے نہیں آئے گا۔ اس کے حلیف بھی اس کے حریفوں کی صف اول میں شامل ہوں گے۔ حکومت کا یہ نعرہ کہ وہ مضبوط ہے محض دیوانے کا خواب ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کو ختم کرنے کی تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں۔

○ امریکی کانگرس کے ۱۱- ارکان نے امریکی خاتون اول مسز ہلیری کلنٹن کے نام ایک خط میں ان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ توہین رسالت کا قانون ختم کرنے کے لئے پاکستان پر دباؤ ڈالیں۔ اس کے علاوہ مسیحیوں کو سزا کا مسئلہ انسانی حقوق کے مسئلہ کے طور پر اٹھایا جائے۔

○ دینی جماعتوں کی ملی یکجہتی کونسل کے مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ بے نظیر کی طرف سے اسلامی عسکریت پسندی کی نئی اصطلاح جہاد سے بغاوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے کہ بے نظیر امریکہ کو مداخلت کی بار بار دعوت دے کر پاکستان اور عالم اسلام سے جہاد کی ساری نشانیاں مٹا دینا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی عسکریت جہاد ہی کا دوسرا نام ہے۔

○ عراق نے دو امریکیوں کو طویل مدت کی سزا سنا کر امریکہ کو ایک بار پھر چیلنج کر دیا ہے۔ یہ امریکی غیر قانونی طور پر کویت سے عراق میں داخل ہوتے وقت گرفتار ہو گئے تھے۔ خیال ہے کہ عراق ان امریکیوں کو اقتصادی پابندیاں ختم کرانے کے لئے سودے بازی کے طور پر استعمال کرے گا۔

○ صوبائی وزیر خوراک مسٹر ملک محمد اقبال نے کہا ہے کہ نواز شریف ۲۳- مارچ کے جلسے میں صدارتی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والے تھے انہو[illegible] نوابزادہ اجمل خٹک اور الطاف حسین۔ [illegible] میں ایک خفیہ پلان تیا[illegible]

○ وفاقی ایوان ہائے صنعت و تجارت کے برطرف شدہ صدر مسٹر ایس ایم منیر کو بیرون ملک جانے سے روک دیا گیا ہے۔ وہ ہانگ کانگ کی ایک نمائش میں شرکت کے لئے تھائی ائرویز کی پرواز پر روانہ ہونے کے لئے ائرپورٹ پر پہنچے تو کہا گیا کہ آپ اسلام آباد کی اجازت کے بغیر نہیں جاسکتے۔

○ ممتاز جریدے فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے کہا ہے کہ پاکستان کی حکومت کو اس وقت ایک ایسے بحران کا سامنا ہے جس پر قابو پانا غیر ملکی مبصرین کے نزدیک وزیر اعظم کے بس میں نہیں ہے۔ وہ خود فوج کی طرف سے موجودہ حالات پر ناگواری کے اظہار سے خوف زدہ ہیں۔ انہیں ملک میں مارشل لاء کے نفاذ کا ڈر ہے۔ جریدے نے لکھا ہے کہ امریکہ نے اپنے سفارت کاروں کے قتل کی تفتیش کے لئے ایف بی آئی کے ۵۵ ایجنٹوں کو بھجوایا ہے۔ پاکستان کو خطرہ ہے کہ کہیں ایف بی آئی یہ قتل ایران کے سر نہ تھوپ دے۔ اگر ایسا ہوا تو پاکستان ایک نئی مشکل میں پھنس جائے گا۔ اور اپنے قریبی مسلمان ہمسایہ سے اس کے تعلقات متاثر ہوں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پلاٹ کیس سے بریت کے لئے سابق وزیر اعظم نواز شریف کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ فاضل جج نے حکم دیا ہے کہ ۱۹- اپریل کو مسٹر نواز شریف پر فرد جرم عائد کی جائے۔

○ حکومت اور اپوزیشن کی طرف سے مشترکہ کشمیر ڈیکلریشن جاری کر دیا گیا ہے۔ اس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ عالمی برادری بھارت پر اقتصادی پابندیاں عائد کرے۔ پاکستان کے عوام اور قیادت اپنے سیاسی اختلافات سے قطع نظر کشمیریوں کی منصفانہ جدوجہد کی غیر مشروط سیاسی' اخلاقی اور سفارتی امداد جاری رکھیں گے۔

○ پشاور میں "تحریک آزادی کشمیر" کے نام پر کام کرنے والے ادارے کے سات کارکنوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز اسلام آباد کے عربی شعبہ میں کام کرنے والے دو عرب باشندوں کو بھی پکڑ لیا گیا۔ امیر جماعت اسلامی آزاد کشمیر نے ان گرفتاریوں کی مذمت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ لگتا ہے حکومت کشمیر سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کرچکی ہے۔

○ امریکی صدر کلنٹن کی انتظامیہ نے پریسلر ترمیم میں تبدیلیوں کے لئے ارکان کانگرس سے تبادلہ خیال شروع کر دیا ہے۔ امریکی صدر کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اس ترمیم سے عائد ہونے والی پابندیوں نے پاک امریکہ تعلقات خراب کئے۔ پاکستان کی دفاعی قوت کو کمزور کیا۔ امریکی انتظامیہ ایسا حل چاہتی ہے جو سب کے لئے مفید اور قابل قبول ہو اور ایٹمی پھیلاؤ کے متعلق امریکہ کے موقف پر اثر انداز نہ ہو۔

○ ایم کیو ایم سندھ کی اسمبلی کی خاتون رکن کے گھر پر چھاپے کے خلاف سندھ اسمبلی میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ اپوزیشن نے واک آؤٹ کر دیا۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے کا نام شہ رخ سے تبدیل کر کے حمزہ احمد رکھ لیا ہے۔ اس لئے آئندہ اسے اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

نصرت جہاں اہلیہ سعید احمد طاہر
ولد چوہدری عثمان غنی

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک ربوہ
پسوپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبد الغفور زاہد صاحب۔ سرگودہا

اعلان داخلہ وضرورت سٹاف
الصادق ماڈرن نرسری (پرپری) سکول میں ایک جونیئر سیکشن کا اضافہ کیا گیا ہے۔ بچے کی عمر ۳۰ اپریل ۱۹۹۵ء کو ۴½ سال سے زائد نہ ہو۔
ایک ٹیچر کی بھی ضرورت ہے۔ کمپیوٹر کی ابتدائی معلومات رکھنے والی کو ترجیح دی جائے گی۔
نیز ایک آیا کی اسامی بھی خالی ہے۔
انٹرویو اور داخلہ یکم اپریل ۸ تا ۱ بجے
منیجر
فون: 211637

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
• گیس ٹربل • قبض • بدہضمی • کمی بھوک
رجسٹرڈ
ہاضمون
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ